

یا اللہ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ

الكافی الناجیہ

المجموع

جمع کی تعریف: "وہ اسم جو مفرد کے حروف کے ساتھ کچھ تبدیلی کے ذریعے مقصود افراد پر دلالت کرے۔" ((مسلمہ سے مسلمون))

اس سبق کی وضاحت: صحیح قول کے مطابق عمر اور رکب دونوں جمع ہیں! ان دونوں کے جمع نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں پر جمع کی تعریف صادق نہیں آتی کیوں کہ عمر اسم جیس ہے اور اسم جیس اپنی وضع کے اعتبار سے مخصوص الفاظ پر دلالت نہیں کرتا اور رکب اسم جمع ہے اور اسم جمع کی مفرد نہیں آ سکتی۔ نحو ((فلک)) یہ جمع ہے اور اس کی مفرد بھی فلک ہی آتی ہے۔

(اعتراض) :- یہاں پر اعتراض پیدا ہوا کہ فلک پر تو تعریف ہی صادق نہیں آ رہی پھر یہ جمع کیسے ہو سکتا ہے اپنے مفرد کے حروف کے ساتھ تبدیلی کے ذریعے والی شرط مفقود ہے؟

(جواب) :- اس کا جواب یہ ہے کہ جب فلک مفرد ہوگا تو اسے قفل کے وزن پر مان لیا جائے گا جو کہ واحد ہے۔ اور جب یہ جمع ہوگا تو اسے اُسد کے وزن پر مان لیا جائے گا۔ اب تغیر والی شرط پوری ہو گئی لیکن یہ شرط لفظی نہیں بلکہ تقدیری ہے۔ جمع کی دو قسمیں ہیں = (i) جمع سالم (صحیح) (ii) مکسر (تکسیر) صحیح مذکر و مؤنث کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔

(جمع مذکر سالم کی تعریف) :- "جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور ہو اور نون مفتوحہ بھی ہو"۔ تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس سے زیادہ بھی ہیں۔ ((مسلمون))

(قاعدہ) :- "اگر مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو تو جمع مذکر سالم بناتے وقت اُس یاء کو حذف کر دیں گے۔ ((القاضی سے القاضون))

(قاعدہ): ”اگر مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو تو جمع مذکر سالم بناتے وقت الف کو حذف کر دیں گے اور جو ماقبل قتمہ ہو گا اُسے باقی رکھیں گے۔“ (مصطفیٰ سے مُصْطَفَوْنَ)

صرفی تحقیق: ”اصل میں مُصْطَفَوْنَ تھا۔ قاعدہ = واؤ یا یا، متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا۔ پھر اجتماع ساکتین ہوا تو ایک کو گرانا لازم آیا۔ واؤ کو حذف نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ واو جمع کو حذف نہیں کر سکتے تو الف کو گرادیا تو یہ ”مُصْطَفَوْنَ“ ہو گیا۔“

جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط:

○ جس اسم سے جمع مذکر سالم بنانا ہے اس کے لئے شرط ہے کہ اگر وہ اسم محض ہے تو وہ مذکر بھی ہو اور ایسا علم ہو جو عقل رکھتا ہو، جیسے ((زید)) یہ اسم محض بھی ہے علم بھی اور عقل بھی رکھتا ہے، اگر وہ اسم صیغہ صفت سے ہو تو:

(i) وہ صیغہ صفت ایسے فعل کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آتی ہو، جیسے ((أَجْمُرُ = جُمُرَاءُ))

(ii) وہ صیغہ صفت ایسے فعلان کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فعلی آتی ہو۔ جیسے ((سکران = سکری))

(iii) وہ صیغہ صفت مذکر و مؤنث میں مشترک نہ ہو ((جبریح سے جبریحون نہیں کہہ سکتے))۔

(iv) مذکر میں تائے تأنث نہ جُڑی ہوئی ہو۔ جیسے ((علامة - طلحة))

یاد رہے کہ: ((اضافت کے وقت نون کو گرانا واجب ہے))

(اعتراض): سئیں (سنة) ارضین (ارض) کے اندر شرائط بھی

نہیں پائی جیسا ہی پھر بھی یہ جمع مذکر سالم ہیں؟

ج = یہ شار صورت ہے۔

جمع موئنت سالم ::

”واحد موئنت اسم کے آخر میں الف اور تاء لاحق کرنا، جمع موئنت سالم کہلاتا ہے۔“

شرائط : اس کی درج ذیل شرائط ہیں :

(i) جس اسم سے موئنت سالم بنانا ہو اگر وہ صیغہ صفت ہو تو اُس کا مذکر بھی آتا ہو۔ ((مسلمات))
(ii) اور اُس مذکر کی جمع واؤ اور ثون کے ساتھ بنائی جاتی ہو۔

(iii) اگر مذکر نہ ہو تو وہ صیغہ صفت تاء سے خالی نہ ہو
(iv) اگر یہ شرائط نہ ہوں تو مطلقاً جمع بنالی جائے گی۔

جمع تکسیر ۔

تعریف: ”جس کے واحد کی تاء بدل (متغیر) جائے۔“
یہ وجودی تعریف ہے۔

((مثال = فرس کی جمع افراس)) جمع قلت کے اوزان خلاصۃ الخوصیں ملاحظہ فرمائیں۔
جمع قلت 3 سے لے کر ۱۰ افراد تک ہوتی ہے۔

ونہم :- ”اب یہاں پر وہم پیدا ہوا کہ ۱۰ مسلمان ہوں تو جمع قلت استعمال ہوگا اگر ۱۵ سے زیادہ ہوں تو کون سا صیغہ استعمال کریں گے۔“

ج = جمع قلت و نثرت کا اعتبار اُس وقت ہوگا جب یہ نہ مصناف ہوں نہ معرقہ ہوں۔ اگر یہ معرقہ ہوں تو مخصوص افراد کے لئے ہوں گے اگر مصناف ہوئے تو مصناف الیہ کے مطابق مراد ہوں گے۔

اعتراض:

ایک بہت بڑا اعتراض پیدا ہوا کہ آپ تو فرماتے ہیں کہ جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی بقاء سلامت نہ رہے تو سچے دو مثالیں گزری ہیں۔

(i) قاضیون (ii) مصطفون

ان کی جب جمع بتائے گئی تو بقاء سلامت نہ رہنے کی بات تو دور رہی آپ نے دونوں مثالوں سے یہی کو ہی ختم کر دیا۔ پھر بھی آپ اس کو جمع سالم کہہ رہے ہیں؟

((جواب)) حضور والا دراصل بات یہ ہے کہ ان مثالوں میں جو ”می“ حذف ہوئی ہے وہ صرفی قاعدے کے تحت ہوئی ہے اگر کسی اور طریقے سے ہوتی تو آپ کا اعتراض بے تاق تھا۔ جمع کی وجہ سے بدلتا چاہیے نہ کہ صرفی تحوی قاعدے کے ساتھ۔ «ختم شدہ تمت بالخیبر»

[الکافی صفحہ 168، 69، 70]

تصحیح و نظر ثانی:

♡ مولانا احمد رضا مدنی صاحب ♡

((مدرس جامعۃ المدینۃ فیضان اہل بیت متی تل ملتان))

استاد صاحب فرماتے ہیں:

○ ”راحت صلاحیت کو ختم کر دیتی ہے یعنی انسان جتنی آسائشوں میں ہوگا اتنا ہی اُس کی صلاحیت کم ہوتی چلی جائے گی۔“

○ ”تکمیل مقصد کے لئے تسلیم ذات کا کلیۃً ہونا ضروری ہے۔“